#بخت
#ازمہرالنساءشاہمیر
#قسط8
جیسا آپ کہیں لیکن ایک مہینہ زیادہ ہے بہت یار پلیز رحم کریں دو مہینے وہ سرد اواز میں بولی تھی
اچھا اچھا جیسا آپ کہیں گی وہی ہو گا مان گئی میں اب بس کر دیں سارے بتلر کے جانشین میرے ہی گھر پیدا ہوئے تھے وہ بڑ برائی تھی
میں سن رہی ہوں پالے اب تین مہینے
بالے نے بے بسی سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا تھا اور اس سے پہلے کے اسکی سزا سال تک پہنچتی اسنے وہاں سے بھاگ جانے میں عافیت سمجھی
اسکا سارا موڈ بر باد ہو چکا تھا لیکن سفیر کا خیال آتے ہی وہ پھر سے کھل اٹھی تھی وہ دونوں ایک ہیں اسے اور کیا چاہئے تھا
مدحت کی بارات کا فنکشن شہر کے ایک بہت بڑے حال میں تھا ہالے نے آف وائٹ پیروں تک آتی گھیر دار
فراک کے ساتھ ریڈ دو بٹہ لیا ہو اتھا بال ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے جس سے نکلتی بالوں کی کئی لٹئیں اسکے
چہرے پر جھول رہی تھیں گلے میں گلو بند اور کانوں میں بڑے بڑے اویزے پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور آج تو چہرے پر ایک الگ ہی نکھار سا تھا سفیر کی محبت کا نکھار

Bakhtnovel.online

سفیر نے سفید شلوار قمیض کے ساتھ بلیک کوٹ پہن رکھا تھا
اسکی بھوری آنکھوں میں آج ایک الگ ہی چمک تھی مسکرایت اسکے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوتی تھی مہر ماہ نے ریڈ کا مدار جوڑے کے ساتھ وانت دو پٹہ اوڑھ رکھا تھا بال آج بھی کھلے تھے لیکن آج اسکا موڈ ذرا خراب تھا وہ بے دلی سے بیٹھی یہاں وہاں موجود لوگوں کو دیکھ رہی تھی ہالے اسٹیج پر مدحت کے ساتھ بیٹھی تھی اور سفیر کو کئی کاروباری لوگ گھیرے ہوئے تھے ہارون اور حسن آج نہیں آئے تھے
ہارون صبح تک تو آنے کو تیار تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے اپنے مہر کے کال کرنے پر آنے سے منع کر دیا تھا حسن دادا کے ساتھ رکا تھا فردا بیگم اور حسینہ بیگم کو خاندان میں ایک شادی پہ جانا تھا مہر بری طرح بور ہو رہی تھی جب اپنے سفیر کو اپنی جانب انا دیکھا وہ سانس روکے اسکو دیکھے جارہی تھی کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے ؟ کوئی کیسے ایکی اجازت کے بغیر آپ کے دل کا مالک بن سکتا ہے ؟ اسکو دیکھ کے کیوں دل بے اختیار ہو جاتا تھا ؟ کیوں اسکے مخاطب نہ کرنے پہ دل اداس ہو جاتا ہے
یہاں کیوں بیٹھی اکیلی بور ہو جاؤ گی سفیر کی آواز اسکو حواسوں میں لائی تھی
میں سب کے ساتھ بیٹھ کر بھی بور ہی ہوتی اسلئے یہاں آگئی وہ نارمل لہجے میں بولی تھی
سفیر اب اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا
اچھا سب کے ساتھ بیٹھ کے بھلا کون بور ہوتا ہے ؟ اس نے استسفار کیا تھا

انسان کو خوش ہونے کے لئے ہجوم کی ضرورت نہیں ہوتی اگر اسکا دل خوش ہے تو وہ ایک ویران جنگل یا پھر اکیلے کمرے میں بھی خوش ہو سکتا ہے اور اگر اسکا دل اداس ہو تو یہ محفلیں یہ رونقیں یہ لوگ یہ سب کچھ بے کار ہے مہر ٹیبل کے کونے کو ناخن سے کھرچتے ہوئے جذبات سے عاری لہجے میں ہوئی تھی

اچھا مجھے تو ایسا نہیں لگا وہ اسٹیج پر بیٹھی ہالے کو دیکھتا بول رہا تھا مجھے لگتا ہے آپ کے پاس ایک ایسا شخص ضرور ہوتا ہے جو آپ کو تب سن سکتا ہے جب آپ کا دل ہو جھل ہوں

اسے وہ وقت یاد آیا جب ایک حادثے میں اسکے بچپن کے دوست کی موت ہو گئی تھی اور ہالے نے اسکو سنا تھا ان دونوں کے بچپن کی شرارتیں جوانی کے قصے اپنے باقی لوگوں کی طرح اسکو صبر کی تلقین کرنے کے بجائے اسکا دل ہلکا کیا تھا)

اپکو تب موٹیویٹ کرے جب ساری دنیا آپکو یہ کہہ رہی ہو کے یہ کام آئے نہیں ہو گا

اسے یاد آیا کس طرح ہالے نے اسکی اسلام آباد میں کمپنی کی نئی برانچ کھولنے پہ اسکی حوصلہ افزائی کی تھی نہ

کے باقی لوگوں کی طرح اسکے حوصلے پست کئے تھے)

جب آپکا ڈارک فیز چل رہا ہو تب آپکو سہی مشورہ دے جس سے آپ بغیر مجھے جھجکے کوئی بھی بات کہیں

اسے یاد آیا جب کمپنی کو سفیر کی ایک ڈیل کی وجہ سے نقصان ہو اتھا اور

وہ ڈپریس ہو کے گھر بیٹھ چکا تھا تب کس طرح ہالے اسکو نہ صرف ڈاکٹر کے پاس لے گئی بلکہ کسی کو یہ بات پتہ بھی نہیں چلنے دی کہ سفیر ذہنی طور پر ڈسٹرب ہے اور اسنے ہالے سے کھل کے بات بھی کی تھی کے اب وہ کوئی بھی ذیل کرتے ڈرتا ہے ہالے نے اسکو ٹو کا نہیں تھا

ایسا انسان جو آپکو خوشی دے جسکی محبت ہے لوٹ ہو وہ شخص اپکے دل کا موسم بھی اچھا کر سکتا ہے اور ایکی تنہائی کا ساتھی بھی بن سکتا ہے بجوم واقعی آپکو خوش نہیں کر سکتا لیکن بجوم میں بیٹھا وہ ایک شخص کر سکتا ہے

اسکی بات ختم ہو گئی تھی مگر وہ اب بھی ہالے کو ہی دیکھ رہا تھا

مہر جیسے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکی باتیں سن رہی تھی وہ جو نہی چپ ہوا مہر اس ٹرانس سے نکلی تھی

کیا سب کے پاس ایسا شخص ہوتا ہے مہر نے اسکو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

نہیں سب کے پاس نہیں ہو تا صرف انکے پاس ہوتا ہے جو خوش نصیب ہوں

وہ ہالے کو دیکھ کے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا

مہر اسکی نظروں کا ارتکاز نہیں دیکھ رہی تھی وہ بس سفیر سلطان کو دیکھ رہی تھی یا شاید وہ اس وقت کچھ اور دیکھنا نہیں چاہتی تھی

مطلب کوئی انسان اپکو آپکے ڈارک فیز سے نکال سکتا ہے ؟ کوئی انسان اپکو بولنے پہ مجبور کر سکتا ہے ؟ یا آپکی اداسی کو خوشی میں بدل سکتا ہے یہ کہنا چاہتے ہیں بلکل نہیں کوئی بھی انسان ایکو آپکے ڈارک فیز سے

نہیں نکال سکتا جب تک آپ خود نہ چاہیں وہ آپکو راہ دکھا سکتا ہے اس راہ میں مشکل اپنے خود جلائی ہوتی ہے کوئی انسان آپکو بولنے پر مجبور نہیں کر سکتا جب تک آپ نہ چاہیں اور یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کے کوئی آپکو خوش کر دے اپکی اداسی کو کہیں دور پھینک کے ہنسا دے آپکو
خوش آپ تب ہونگے جب آپ ہونا چاہیں گے وہ آپکے لئے کوشش کر سکتا ہے اور ایسے لوگ انمول ہوتے ہیں جو آپ کے لئے کوشش کریں
وہ بنوز ہالے کو ہی دیکھ رہا تھا
اور جن کے پاس نہ ہو وہ لوگ کیا کریں ؟ ایسا شخص ڈھونڈیں یا پھر اس انتظار میں بیٹھیں کے انکے لئے بھی ایسا شخص ایکا
مہر نے سوال کیا تھا
ایک انسان میں اپنی خوشی ڈھونڈ نا غلط ہے اپکے پاس ایسا شخص ہے تو خوش ہو جائیں اور اگر نہیں ہے تو اداس رہنے ماتم کرنے یا لوگوں سے توجہ کی بھیک مانگنے سے یا پھر انتظار کرنے سے آپ خوش نہیں ہوں گے ایسی صورت میں خوشی کو اپنے اندر ڈھونڈیں کوئی مشغلہ ڈھونڈیں وہ کام کریں جس سے خوشی ملتی ہو لیکن کام کا مثبت ہو نا شرط ہے
کیا آپ کے پاس ایسا شخص ہے مہر ماہ نے نہ جانے کس خیال کے تحت یہ سوال کیا تھا اپنے ہالے سے نظر نہیں ہٹائی تھی اور لمحے اسکی نظر بھی سفیر پہ پڑی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہ منظر مکمل تھا
اسکو دیکھتے ہوئے سفیر نے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا
ہاں مہر میرے پاس وہ ہے سفیر سلطان کے پاس وہ ہے اسکی آواز میں

سرشاری تھی
مہر نے اب بھی اسکی توجہ کا مرکز نہیں دیکھا یا دیکھ کے نظر انداز کیا تھا
مہر کے موبائل پہ چچی کی کال دیکھ وہ سفیر
کے پاس سے اٹھ کے ذرا دور گئی تھی کے وہاں میوزک کا شور زیادہ تھا جی
چچی جان بولیں وہ کال پک کرتے ہولی تھی سفیر کہاں ہے تم اسکے ساتھ
ہوناں ؟
جی چچی وہ یہیں بیٹھے ہیں
اور وہ تمہاری فتنہ بہن کہاں ہے سپیکر سے بچی کی آواز ابھری تھی
چی میری بہن کے بارے میں کچھ نہیں سنوں گی میں پلیز بعد میں بات
کرینگے اسکی آواز تھکی تھکی سی تھی بچی
شاید کچھ کہہ رہی تھیں لیکن مہر کال کاٹ چکی تھی
تم ٹھیک تو ہوناں مہر ؟ اپنے عقب سے آتی سفیر کی فکر مند
سی آواز پہ وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی
سوری یار میں تمھیں ڈرانا نہیں چاہتا تھا اب کہ وہ معاذرت سے بولا تھا
نہیں اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا تھک گئی ہوں
چلو میں تمھیں گھر چھوڑ آتا ہوں یا ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں وہ
بنود فکر مند تھا
نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں زحمت نہ کریں آپ وہ اب ہلکے پھلکے لہجے
میں بولی تھی میں پریشان ہو گیا تھا یار
میرے لئے ؟ وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی

جی نہیں وہ جو پیچھے ریڈ جوڑے والی لڑکی ہے نہ اسکے لئے بیچاری نے کتنا بیوی ڈریس کیری کیا ہوا ہے ہے ناں
اف آپ سے باتوں میں نہیں جیت سکتی میں وہ ہار مانتے ہوئے بولی تھی
بالے کے پاس چلتے ہیں وہ بہانہ بنا کر اسے تال گئی تھی
تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک ہی تیل پہ بیٹھے کھانا کھارہے تھے ویسے بجو میں سوچ رہی تھی بابا سہی کہہ رہے تھے مدحت کے پاپا کے بارے میں وہ کانٹے کے ساتھ سلاد کا تکڑا منہ میں رکھتی بولی تھی
کیا کہتے ہیں پاپا ؟ اسنے مسکرا کے پوچھا تھا
سفیر کی ذراسی فکر پہ اسکی مسکراہٹ واپس آچکی تھی) یہی کے یہ سارا پیسہ ڈرگز کی سپلائی سے آیا ہے
مہر کو پانی پیتے پیتے اچھو لگا تھا خدا کا خوف کرو لڑ کی ہم انکی بیٹی کی شادی میں آئے ہوئے ہیں کسی نے سن لیا تو کیا ہو گا ؟ مہر نے گویا اسکی عقل پر ماتم کیا تھا
ناں تو انکو یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا ناں بندہ ایسے کام ہی نہ کرے کے کسی کے سننے کا خوف ہو اس پہ جیسے کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا
سفیر مسکرا کے اسکی ساری باتیں سن رہا تھا وہ سفیر سے کترارہی تھی لیکن اس پہ کچھ بھی ظاہر نہی ہونے دینا چاہتی تھی وہ مسکرایت دبانے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا
تم یہ سب کیسے کہ سکتی ہو ہالے کوئی ٹھوس ثبوت ہے تمہارے پاس ؟
سفیر کے ڈائر یکت اسکو مخاطب کرنے پر وہ ذرا گر برائی تھی لیکن اگلے

Bakhtnovel.online

ہی سیکنڈ خود کو کمپو ذکر لیا تھا
کیٹرنگ سے لے کر ڈیکوریشن تک ڈریسنگ سے لے کر جیولری تک
ہر چیز پہ پانی کی طرح پیسہ بہایا گیا ہے مدحت کے والد ایک کالج میں پرنسپل ہیں زیادہ سے زیادہ کتنی ہے ہو گی ؟ تین لاکھ ؟ چار لاکھ ؟ یا پانچ لاکھ چھ لاکھ کا تو کل مدحت نے لہنگا پہنا تھا چلو اگر اس سے زیادہ بھی ہوئی تب بھی انکی تنخواہ میں یہ سب ہونا نہ ممکن ہے سائیڈ بزنس انکا کوئی ہے نہیں اور بیٹے بھی دونوں ابھی پڑھ رہے ہیں پیسہ آیا کہاں سے ؟ وہ مکمل جاسوس بنی پوچھ رہی تھی ؟ سفیر نے اب باقاعدہ تالی بجا کے اسکو شاباش دی تھی بھنی کمال ہے کزن تم تو جاسوس نکلی یکی والی کیا یہ انگلش پڑھ کے خود کو ضایع کر رہی ہو یار تمھیں تو فورس جوائن کرنی چاہیے
ہے ناں میری بھی یہی وش ہے لیکن امی جوتے ماریں گی اس نے آخر میں جس انداز سے کہا تھا سفیر اپنا قہقہ روک نہیں پایا تھا
ہالے ابھی اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلاناں میں نے یہیں جو تا اتار لینا ہے مہر ماہ طیش سے بولی تھی اچھا بھنی چپ ہوں وہ جل کے بولی تھی
ویسے یہ ہارون کیوں نہیں آیا؟ اسنے بات پلٹ دی تھی اسکی طبیعت نہیں ٹھیک مہر نے جواب دیا تھا
سب سیٹ کر دونگی اسکی طبیعت میں صبح ہونے دیں ذرا کر لے آرام اسنے جتنا کرتا ہے اسکی اتنی ہمت مجھے بنانا بھی گوادرہ نہیں کیا دیکھ لوں گی

اسکو وہ جلتے ہوئے بول رہی تھی
تم نے تو کہا تھا کے ریڈ اور آف وائٹ کی تھیم ہے لڑکیوں کی لیکن یہاں تو سب نے سلور اور ریڈ پہنا ہے سفیر نے ذرا جیسے یاد آئے یہ پوچھا تھا
وہ اصل میں مجھے کلرز کے بارے میں زیادہ پتہ نہیں ہے ہالے کان کھجاتی شرمندہ سی بولی تھی ابھی سفیر کوئی جواب دیتا کے اسکو دادا کی کال موصول ہوئی تھی اگلے دو منٹ تک وہ دادا سے بات کرتا رہا اور جیسے ہی کال ختم ہوئی اپنے ہالے اور مہر کو اٹھنے کا کہا تھا
دادا جان نے کہا ہے اب بس گھر پہنچو ان سے اپنے ہوتا اور پوتی کی جدائی برداشت نہیں ہو رہی اب سفیر مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا جب اسنے مہر ماہ کے چہرے کو تاریک ہوتے دیکھا ہالے نے بھی مہر کی طرف دیکھا تھا اور اب ان دونوں کو صورتحال کی سنگینی کا احساس ہوا تھا سفیر جی بھر کے شرمندہ ہوا تھا
انہوں نے یہ بھی کہا کے انکو اپنی نواسی بھی یاد آرہی ہے اسنے اپنے حساب سے بات سنمبھالنے کی کوشش کی تھی لیکن مہر ماہ کے چہرے کی زخمی مسکرایت اسکو مزید گلٹ میں مبتلا کر گئی تھی
جیسے میں جانتی نہیں ہوں انکو ہے ناں ؟ میں کار میں انتظار کر رہی ہوں آپ دونوں آجاو وہ اسی زخمی مسکرایت سے کہتی لوگوں کے درمیان راستہ بنائی تیز تیز چلتی خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی
دادا کو ایسا نہیں کرنا چاہنے والے افسوس سے بولی تھی کبھی کبھی وہ بہت روڈ ہو جاتے ہیں مہر کے ساتھ یہ زیادتی ہے انکو ایسا نہیں کرنا چاہیے جو

Bakhtnovel.online

کچھ ہوا اس میں مہر کا
قصور نہیں تھا اسکو کس گناہ کی سزا دے رہے ہیں دادا جان
سفیر نے بسی سے بولا تھا ایسا نہیں تھا کے اس نے دادا جان سے اس بارے میں بات نہیں کی تھی وہ کافی بار اس بارے میں بات کر چکا تھا لیکن دادا جان کا رویہ بہتر ہونے کے بجائے اور خراب ہو گیا تھا ایسا نہیں تھا کے وہ مہر کو جھڑ کئے تھے یا اس پر غصہ ہوئے وہ اسکو مخاطب ہی نہیں کرتے تھے وہ اگر کھانا لاتی تو وہ چپ چاپ کھا لیتے لیکن اگر وہی کھانا بالے لے جاتی تو دادا اس کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتے اس کھانے کو ڈسکس کرتے وہ انکو دوائی دیتی تو سو نخرے کرتے لیکن جب بھی مہر یہ سب کام کرتی تو وہ ایسے چپ چاپ بیٹھے رہتے گویا کسی نے ان سے
قوت گویائی چھین لی ہو سفیر کے بات کرنے سے یہ ہوا تھا کے اب انہوں نے مہر کا لایا ہوا کھانا کھانا چھوڑ دیا تھا اسکی لائی ہوئی چائے پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی اسکی دی ہوئی دوائی وہ کچرہ دان کی نظر کر دیتے مہر ماہ چپ چاپ یہ سب ربي تھی اس نے کبھی کسی سے شکایت تک نہیں کی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی سب لوگ اسکے ساتھ یوسف سلطان کا یہ سلوک دیکھ کر برا لگنے کے باوجود کچھ کر نہیں سکتے تھے
وہ تینوں گاڑی میں آکے بیٹھے تھے بالے پچھلی سیٹ یہ تھی جبکہ مہر سفیر کے ساتھ آگے بیٹھی تھی غیر معمولی خاموشی سے سفر کٹ رہا تھا جب مہر کے کانوں میں سفیر کی آواز آئی مہر یار اب تم اداس تو مت ہو نہ میں کروں گا دادا جان سے بات وہ ٹھیک ہو جائیں گے تم لینس مت ہو وہ

بوڑھے ہو گئے ہیں یاد
نہیں رہا ہو گا کے تم بھی ہمارے ساتھ ہو وہ اسکو تسلی دے رہا
سے میں پیدا ہوئی ہوں وہ کھڑ کی سے باہر سڑک پر دوزتی ہوئی گاڑیوں کو
دیکھتی دکھ سے بول رہی تھی وہ شاید برث بولی
تھی بہت زیادہ برت
میں آج بی دادا سے بات کروں گا سفیر نے یقین دہانی کرانی تھی
پہلی بار جب اپنے بات کی تھی تب آیا نے میرا لایا ہوا کھانا چھوڑ دیا
تھا دوسری بار جب اپنے بات کی تھی آپ انہوں نے
میرے ہاتھ کی چائے پینی چھوڑ دی تھی تیسری بار جب اپنے بات کی تھی
تب انہوں نے میرے ہاتھ سے دوائی لے کے دست بن میں پھنگ دی تھی
چوتھی بار جب آپ نے بات کی تھی کپ انہوں نے میری طرف دیکھنا چھوڑ
دیا تھا وہ ہنوز باہر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اسکی آواز اتنی بلکی تھی
جیسے خود سے بات کر رہی
ہو لیکن اسکا لہجہ ہاں اسکا لہجہ اس میں کچھ ایسا تھا کے بالے نے بے
اختیار کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں
خدا کے لیے اب بات مت کرے گا اس بار شاید وہ مجھے وہ مجھے
سلطان منزل " سے ہی نہ نکال دیں مجھ سے یہ آخری چیز مت
چھینیں پلیز اس نے سفیر کی طرف دیکھ کے کہتے ہوئے یا
مشکل خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا مھر تم تو بہت سترانگ ہو بار اس
طرح مت بولو مجھے دکھ ہو رہا ہے میں تمھیں ایسے نہیں دیکھ سکتا سفیر

Bakhtnovel.online

اسکی آنکھوں
میں دیکھتا بے بسی سے بول رہا تھا
دنیا سٹرانگ لوگوں کا اتنا امتحان کیوں لیتی ہے سفیر ؟ وہ یہ کیوں نہیں سمجھتی کے ہم بھی تو انسان ہیں ہمارے سینے میں بھی دل سے پتہ سے کبھی کبھی میں سوچتی ہوں امی کو اکیلے نہیں مرنا چاہیے تھا انکو چاہئے تھا کہ وہ اس سڑک یہ مجھے بھی ساتھ لے کے مرتیں یا پھر جب انکی طلاق ہوئی تھی نہ تب
میر اگلا گھونٹ دیتیں بروکن فیملی کے ہر بچے کو مر جانا چاہئے ہے ناں ؟
اسکے حلق میں انسوؤں کا ایک گول سا اتکا تھا وہ ذرا دیر کور کی تھی سوالیہ نظروں سے سفیر کو دیکھتی رہی شاید اپنے سوال کا جواب چاہتی تھی اور چند لمحے بعد پھر سے بولنا شروع او چکی تھی
جب دو لوگوں کے درمیان طلاق ہو ناں انکو چاہئے اپنے بچوں کے گلے گھونٹ دیا کریں انکو چوک پر پھانسی دے دیں انکو گولی مار دیں مگر انکو اس طرح زمانے کی ٹھوکریں کھانے کے لئے نہ چھوڑیں اسکی آواز نم تھی وہ جیسے بہت تکلیف سے بول بارہی
تھی
مہر ہم سب ہیں ناں ہم سب تم سے پیار کرتے ہیں تم میری بھترین دوست ہو بڑی امی کی جان بستی ہے تم میں تمھیں اتنا
چاہتی ہیں تایا کیا وہ سب کچھ بھی نہیں سفیر نے جیسے اسکو بہلانا چاہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہی تھی

پتا ہے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کاش میں بھی ہالے کی طرح امی پر چلی جاتی بالے تو امی کی بیٹی نہیں ہے لیکن اتنا پھر بھی ہالے میں انکو دیکھتے ہیں اگر میں بھی اسی کی طرح دکھتی تب شاید وہ مجھ سے بھی پیار کرتے لیکن شکل سے تو کچھ نہیں ہوتا نہ سفیر رشتے تو خون کے ہوتے ہیں میں انکا خون تو ہوں ناں ؟ کیا انکا خون کبھی جوش نہیں مارتا ؟
کیا میرے وجود سے امی کی خوشبو نہیں آتی انکو؟ کبھی تو مجھے بھی گلے سے لگا کے دیکھیں میرے سر پہ بھی ہاتھ رکھ دیں امی تو انکی محبوب اولاد تھیں ناں میں انکا ہی خون ہوں انکی ہی بیٹی ہوں کیوں نہیں مانتے وہ یہ بات آ بولتے بولتے وہ شاید تھک چکی تھی تبھی انکھیں موند لی تھیں سر سیت کی پشت پر گرادیا تھا اور آہستہ سے بڑبڑائ تھی
امی کو چاہیے تھا مجھے ساتھ لے کے مرتین

ہالے مسرور سی سیڑھیاں چڑھتی او پر جا چکی تھی مگر بارون شاید اپنی جگہ سے بلا تک نہیں تھا ہارون کو لگا تھا شاید اب وہ کبھی اٹھ نہیں سکے گا بالے اوپر جاتے ہوئے اسکی روح بھی لے گئی تھی اسکو درد ہو رہا تھا بے تحاشا درد اسے لگ رہا تھا کوئی
اسکے دل کو مٹھی میں لے رہا ہے ہاں اسکے دل میں درد ہو رہا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے ہالے اس کے علاوہ کسی اور کی ہو سکتی ہے وہ تو ہارون کی بھی قسمت نے یہ کیسا کھیل
کھیلا تھا لا تعداد سوچیں تھیں جو اس وقت ہارون شاہد کے ذہن

میں آرہی تھیں کافی دیر بعد وہ مرہ مرے قدموں سے اٹھا تھا
اور سلطان منزل سے نکل گیا تھا وہ کب گاڑی میں بیٹھا کس
طرح گھر پہنچا کمرے میں کب گیا اسکو کچھ سمجھ نہیں آریا تھا ہر چیز
سلو موشن میں ہوتی نظر آرہی تھی وہ اپنے کمرے میں آگے دھڑام سے منہ
کے بل اپنے جہازی سائز پلنگ ہہ گر گیا تھا کافی دیر یوں ہی پڑے رہنے کے
بعد وہ اسی حالت میں چیخ چیخ کے اپنی ماں کو آوازیں دینے
لگا تھا
ماما ماما مما میں مر رہا ہوں مما میں مر جاؤں گا مما امر رہا ہوں میں مما وہ
ہزیانی انداز میں بیڈ پہ اوندھے منہ لیتے اپنی ماں کو آواز دے رہا تھا
اور پھر دو منٹ بعد بی نوال شاید بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھیں اس کے
کمرے میں پہنچ کے کچھ دیر تو وہ بلکل گم سم کھڑی رہیں ہارون کی حالت
دیکھ کے انکا کلیجہ منہ کو آگیا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے کھینچ
کے ہارون کو اٹھایا تھا اور اپنے سینے سے لگا لیا تھا
میرا بینا میرا ہارون کیا ہوا ہے میری جان کیوں ایسی حالت بنارکھی ہے
ہارون بچے بولو تمہاری ماں ہوں میں مجھے
بناؤ میر ادل پھٹ رہا ہے ؟ وہ روتے ہوئے ہارون کا منہ چوم رہی تھیں اور اس
سے سوال کیے جارہی تھیں ماما درد ہورہا ہے بہت درد
ہارون انکے سینے سے چہرہ نکال کر بولا تھا کہاں درد ہے میرے بیٹے کو
مجھے بتاو کیا ہوا ہے وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے
بول رہی تھیں

یہاں " ہارون انکا ہاتھ پکڑ کر دل پر رکھتے ہوئے بولا تھا
ماما میری روح نکل رہی ہے دل بند ہو رہا ہے میں مر جاؤں گا ماما میں مر جاؤں گا پلیز کچھ کریں ماما مجھے مرنا نہیں ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے برداشت نہیں ہو رہاوہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا
وہ ایسا ہی تھا کمزور معصوم ذرا ذرا سی بات پہ آسمان سر پہ اٹھا لینے والا
میرا بچہ کیا ہوا ہے ہالے نے کچھ کہا ہے ناں مجھے بتاؤ کیا کہا ہے اس نے وہ با مشکل اسکو چپ کرواتے ہوئے پوچھ رہی تھیں
مما ہالے مما وہ میری نہیں رہی وہ کسی اور کی ہو گئی ہے میں یہ سب نہیں دیکھ سکتا میر ادل پھٹ جائے گا کچھ کریں مما پاپا کو بلائیں انکو بولیں ان سے کہیں ہارون شاید مر رہا ہے اسکا دل بند ہو رہا ہے مما کچھ کریں مجھے ہالے لا کے دیں پلیز مما پاپا کو فون کریں انکو بلائیں انکو بولیں میں مر جاؤں گا میرا دل پھٹ جائے گا اسکے الفاظ بے ربط تھے
اس نے چھین لیا ہالے کو مما اسنے ڈا کا مارا ہے میرے حق یہ اسکو اللہ نہیں بخشے گا ہے ناں مما اسکو اللہ معاف نہیں کر یگاناں ؟ اسے رک کے اپنی ماں سے پوچھا تھا ہاں میرا بیٹا اسکو نہیں معاف کر دیگا اللہ وہ بے بسی اور دکھ سے اپنے بیٹے کو دیکھتی بولی بول رہی تھیں
مما بہت درد ہو رہا ہے میرے سارے وہم سچ نکلی ہارون شاید ہار گیا ہے مجھ سے میری دنیا چھین لی ہے اس نے اسکو ترس نہیں آیا مجھ پہ وہ کیسے میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے اسکو بولیں یہ گھر دولت سب لے لے مجھ سے

Bakhtnovel.online

میری ہالے کو واپس کر تے وہ جو بولے گا میں کروں گا وہ بریانی انداز میں چیخ چیخ کے روئے ہوئے کہہ رہا تھا
نوال شاید اسکو سینے میں بھینچے ہوئے تھیں اور اس کو تھپکتے ہوئے دلا سے دینے کی کوشش کر رہی تھیں اچانک ہارون ان کی گرفت سے خود کو چھڑواتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا تھا نوال بے بسی سے اسکو دیکھتی رہ گئی تھیں انکو پتہ تھا اب کیا ہو گا
اور پھر اگلے ہی پل وہ ڈریسنگ کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کے زمین پہ مارتا جا رہا تھا کر سی کو ٹھو کر مار کے دور پھینک
دیا تھا اور پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کے بول رہا تھا اسے ایک بار پھر بچپن والا دورہ پڑا تھا
نہیں بلائیں گی ناں آپ پاپا کو نہیں کرینگے آپ لوگ میرے لئے کچھ بھی ؟ میں نہیں ہوں نا آپکا بیٹا آپکو پرواہی نہیں ہے
میری میں خود کو مار دوں گا مما سب کو مار دوں گا ہالے میری ہے وہ اسکو مجھ سے نہیں چھین سکتا اس نے اب اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا تھا بلائیں اپنے شوہر کو کریں کال ابھی کے ابھی بلائیں انکو بولیں ایک بیٹا تو مر گیا اب دوسرے کے مرنے سے پہلے اسکو بچالیں وہ بری طرح چیخ رہا تھا
شور کی آواز سن کر ملازمہ دوزتی ہوئی آئی تھی اور پھر اگلے ہی پل کمرے کی حالت اور ہارون کا جنونی انداز دیکھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی اسکو پتہ تھا اب کیا کرنا ہے

Bakht Novel.online

نوال بیگم اٹھ کے اس کے پاس جانے لگی تھیں جب ہارون کی دھاڑ تی آواز نے انکے پیروں کو زنجیر کیا تھا میرے قریب مت آنا ورنہ میں خود کو مار لوں گا

اور نوال بے بسی سے ہونٹ کاٹتے بہتے ہوئے آنسوؤں سے وہیں کھڑی رہ گئی تھیں انکا دل کر رہا تھا ہارون کو ایسے دیکھ کر انہوں نے فون اٹھایا تھا اور ڈاکٹر بصیر کا نمبر ملانے لگی تھیں ہارون مسلسل چیخ رہا تھا جب انکو بارون کے تینوں گارڈز اندر آتے دکھائی دیتے تھے انکے پیچھے ملازمہ بھی تھی تینوں بھاگتے ہوئے آئے تھے اور برق

رفتاری سے اسکو اپنے بازوں میں جکڑ لیا تھا وہ تھک چکا تھا تبھی مزاہمت ترک کر کے خود کو ان کے حوالے کر چکا تھا ادھے گھنٹے بعد نوال نے ڈاکٹر بصیر کو آتے دیکھا تھا ہارون انکی گود میں سر رکھے کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح لیتا ہوا تھا ڈاکٹر نے ہارون کا چیک اپ کر کے اسکو سکون اور انجیکشن دے دیا تھا وہ کسی معصوم بچے کی طرح اپنی ماں کی گود میں سو

رہا تھا

ڈاکٹر نے نوال بیگم کو اسکی حالت کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا

ان کا کہنا تھا کے ہارون نے کسی بات کی بہت زیادہ ٹینشن لے لی ہے اور اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوتے ہوتے بچا ہے اسکو خوش رکھیں اور پریشانی کی باتوں سے دور رکھیں ڈاکٹر یہ کہہ کر جا چکے تھے لیکن نوال شاید کا سکون غارت کر گئے تھے

دراصل شاید اور نوال کو اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا جیسا کہ عموما ایسے کیسز میں ہوتا ہے ایک بچہ کمزور ہوتا ہے اور دوسرا مضبوط اس کیس میں ہارون وہ کمزور بچہ تھا اس کے اعصاب شروع سے کمزور تھے لیکن اپنے بھائی کی موت کے بعد وہ بہت چڑ چڑا ہو گیا تھا وہ ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ اسی طرح توڑ پھوڑ کرتا رہتا زیادہ تر ایسا تب ہو تا جب اسکی اور
بالے کی لڑائی ہوتی تھی وہ خود پہ قابو نہیں رکھ پانا تھا ڈاکٹر دکا کہنا تھا کے اسکو غصے پر قابو پانے کی ضرورت ہے لیکن ہارون کی ماں کبھی بھی اسکو کسی انسٹیٹیوٹ میں داخل کروانے کے لئے راضی نہیں ہوئی تھیں تب انہوں نے ہارون کو یہ
کہ کے ڈرایا تھا کے اگر اسنے اپنی یہ حرکتیں نہیں چھوڑیں تو وہ اسکو امریکا بھیج دیں گی بالے سے دور اسکا نتیجہ یہ نکلا کے اب اس نے غصہ کافی حد تک کنٹرول کر لیا تھا کسی سے لڑنا
جھگڑنا
بھی چھوڑ دیا تھا اور اب تو پچھلے دس سالوں سے اپنے ایسی کوئی توڑ پھوڑ یا چھوٹی چھوٹی باتوں پہ غصہ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا نوال بیگم کو لگا تھا ہارون ٹھیک ہو چکا ہے لیکن وہ غلط تھیں کم از کم آج انکو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ بچوں کو ڈرا دھمکا کے انکی بری عادتیں نہیں چھڑوائی جاسکتیں
بیماریاں علاج سے ٹھیک ہوتی ہیں دھمکیوں سے

Bakhtnovel.online

نہیں
آج انہوں نے یہ اعتراف کیا تھا

Bakhtnovel.online